دل کی رِقّت
اور
شبِ براءت کی برکت

۱۰ شعبان المعظّم ۱۴۴۷ھ / 30 جنوری 2026ء

مجلسِ علماءِ نظامیہ پاکستان
مرکزی دفتر
جامعہ نظامیہ رضویہ
اندرون لوہاری گیٹ لاہور

گزشتہ خطبات حاصل کرنے کے لیے ویب سائٹ ملاحظہ کریں: khutbatenizamia.com/ یا QR code سکین کریں:

042-37374429 0315-7374429 munpk7374429@gmail.com

مجلسِ علماءِ نظامیہ پاکستان Join our channel
مجلسِ علماءِ نظامیہ پاکستان Follow our Acount
JAMIA NIZAMIA RIZVIA Like our Page
JAMIA NIZAMIA RIZVIA Like our Page
JAMIA NIZAMIA RIZVIA Subscribe our channel

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ، أَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ

اَلَمۡ یَاۡنِ لِلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَنۡ تَخۡشَعَ قُلُوۡبُہُمۡ لِذِکۡرِ اللّٰہِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الۡحَقِّ ۙ وَلَا یَکُوۡنُوۡا کَالَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡکِتٰبَ مِنۡ قَبۡلُ فَطَالَ عَلَیۡہِمُ الۡاَمَدُ فَقَسَتۡ قُلُوۡبُہُمۡ ؕ وَ کَثِیۡرٌ مِّنۡہُمۡ فٰسِقُوۡنَ۔ [الحدید 16:57]

کچھ چیزوں کی جسامت بڑی ہوتی ہے، مگر قدر و قیمت میں معمولی قرار پاتی ہیں.. اِس کے برعکس کئی اشیا چھوٹی سی دکھائی دیتی ہیں، مگر اُن کا مُول بہت زیادہ ہوتا ہے۔ کہاں معمولی جسامت والا بیش قیمت موتی اور کہاں لوہے کا بلاک!

انسان کے بدن میں بھی ایک عُضو ایسا ہے جو جسامت میں تو چھوٹا سا ہے، مگر اُس کی قدر و منزلت اتنی ہے کہ ساری دُنیا بھی اُس کا دام نہیں بن سکتی... وہ عضو دِکھنے میں ننھا سا ہے، مگر ایسے انوار و تجلیات برداشت کرنے کے قابل ہے جو پہاڑ پر ڈالے جائیں تو وہ پاش پاش ہو جائے... اُس عظیم الشان ٹکڑے کو "دِل" کہا جاتا ہے۔

کوئی چیز جتنی بیش قیمت ہو اُس کی حفاظت بھی اُتنی ہی زیادہ ضروری ہوتی ہے.... لیکن کتنے افسوس کی بات ہے کہ ہمارا دل اَنمول ہے، مگر ہمیں اُس کی حفاظت کے حوالے سے کوئی فکر نہیں! دُنیا کی فانی دَولت کو محفوظ کرنے کے لیے تو ہم مختلف جتَن کرتے ہیں؛ تاکہ دشمن اُسے لُوٹ نہ لے، مگر اصل خزانے، یعنی دل کو بدترین دشمن شیطان سے محفوظ رکھنے کے لیے کچھ بھی نہیں کرتے۔

قرآن و سنّت ہماری تربیت فرماتے ہیں کہ دل میں کون سی خوبیاں ہونی چاہییں اور کن اوصاف سے دل کو پاک کرنا ضروری ہے! اُن خوبیوں اور اوصاف کا علم حاصل کرنا، پھر اُن کے مطابق دل کو سنوارنا اہم دینی فرائض میں سے ہے۔

اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دل سَنور جائے تو یہ ایسا نرم اور بلند پایہ ہو جاتا ہے کہ اِس پر برسنے والے انوارِ اِلٰہی کا تصوُّر بھی ممکن نہیں، لیکن اگر انسان اِسے گناہوں سے آلودہ کر دے اور عدمِ حفاظت کی وجہ سے اِس میں بُرے اوصاف پیدا ہو جائیں تو ایسا سخت اور گھٹیا ہو جاتا ہے کہ پھر اِس پر کوئی نصیحت اثر نہیں کرتی، حتّٰی کہ قرآنِ مجید کی تلاوت و سماعت سے بھی اِس کی کیفیت تبدیل نہیں ہوتی، پھر موت سے عبرت نہیں ملتی اور آنکھوں میں خوفِ الٰہی کے آنسو خشک ہو جاتے ہیں.. ایسے سخت دل بندوں کو قرآنِ مجید نے تباہی کی وعید سنائی ہے۔

بعض مواقع پر رحمتِ اِلٰہی کی موسلا دھار بارش سے بندے پر رِقّت طاری ہو جاتی ہے، دل کی سختی نرمی میں بدل جاتی ہے اور اندر سے آواز آتی ہے کہ بس! بہت ہو چکا ہے، اب مالکِ کریم کے دربار میں پیش ہو جاؤ! یہ کیفیت ربِّ لم یزل کا بہت بڑا احسان ہے اور بندے کو اِسے غنیمت سمجھتے ہوئے اِس سے فائدہ اُٹھانا چاہیے۔

شبِ براءت میں بھی ربِّ کریم کی رحمت چھما چھم برستی ہے، جس کی برکت سے دل کی سختی میں مبتلا بے شمار لوگ رِقّت کی نعمت پاتے ہیں۔ اِسی مناسبت سے آج کا خطبہ "دل کی رِقّت اور شبِ براءت کی برکت" کے عنوان سے ہو گا، اِن شاء اللہ تعالیٰ۔

دل کی نرمی اور سختی کی وضاحت

جن چیزوں کو ہم چھوتے ہیں اُن کے نرم اور سخت ہونے کا مفہوم ہمیں اچھی طرح معلوم ہے، مگر دل کی نرمی اور سختی اُن اشیا سے مختلف ہے۔ نرم اور سخت دلوں کا حجم بھی ایک جیسا ہوتا ہے، ایک ہی طرح سے دھڑکتے ہیں اور کام بھی یکساں ہی کرتے ہیں۔ نہ تو ایسی کوئی ایجاد ہوئی ہے جس کے ذریعے جانچ ہو سکے کہ فلاں دل سخت ہے یا نرم؟ اور نہ ہی ایسا کوئی طبّی علاج (Medical treatment) ہے جس کے ذریعے سخت دل کو نرم کیا جا سکے۔ سچ ہے کہ دل جسم کا بادشاہ ہے اور شاہوں کے انداز ہمیشہ مختلف ہی ہوتے ہیں۔ دل کی سختی اور نرمی کا مفہوم کچھ یوں ہے کہ:

نرم دل وہ ہوتا ہے:

- جس میں ربِّ ذوالجلال کا خوف اور مصطفیٰ کریم ﷺ کا عشق مَوجزن ہو۔
- جسے اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسولِ کریم ﷺ کی اِطاعت کا شوق، اُس کی لذّت اور خُشوع نصیب ہو۔
- قرآن وسنّت سے نصیحت کی جائے تو وہ اُسے قبول کرے۔
- وہ موت اور آخرت کی یاد سے آباد ہو۔[1]
- وہ دوسروں کی مشکلات پر غم زدہ ہوتا ہو اور مسلمانوں کی خیر خواہی کے جذبے سے لبریز ہو۔

جب کہ دل سخت ہو جانے سے مراد یہ ہے کہ:

⇐ اُس میں خوفِ الٰہی اور عشقِ مصطفوی کا نور ماند پڑ جائے اور آنسو نہ آئیں۔

⇐ اُسے شریعت پر عمل کرنے سے ہچکچاہٹ ہو اور فرماں برداری کی لذّت و حَلاوت چھن جائے۔

⇐ وہ آیاتِ کریمہ اور احادیثِ طیّبہ کی تلاوت و سماعت سے نصیحت قبول نہ کرے۔

⇐ اُس میں آخرت کی فکر ختم ہو جائے اور تمام تر توجّہ دُنیاوی اُمور کی طرف ہی ہو۔

⇐ اُس میں تکبُّر، بخل، بدگمانی اور حسد وغیرہ... بُرے اوصاف گھر کر جائیں۔

⇐ دوسروں کو تکلیف میں دیکھنے سے اُسے کوئی پریشانی نہ ہو اور وہ خیر خواہی کے جذبے سے محروم ہو جائے۔[2]

---

[1] عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: إِذَا دَخَلَ النُّوْرُ الصَّدْرَ انْشَرَحَ وَانْفَسَحَ۔ قِيْلَ: هَلْ لِذٰلِكَ مِنْ آيَةٍ تُعْرَفُ بِهَا؟ قَالَ: نَعَمْ! اَلتَّجَافِيْ عَنْ دَارِ الْغُرُوْرِ وَالْإِنَابَةُ إِلٰى دَارِ الْخُلُوْدِ وَالْاِسْتِعْدَادُ لِلْمَوْتِ قَبْلَ الْمَوْتِ۔ (الزهد والرقائق لابن المبارك، رقم الحديث:315)

[2] وَغِلَظُ الْقَلْبِ: عِبَارَةٌ عَنْ كَوْنِهٖ خُلِقَ صُلْبًا لَا يَلِيْنُ وَلَا يَتَأَثَّرُ۔ (البحر المحيط لأبي حيّان، تحت اٰلِ عمرٰن، رقم الآية:159)

فَمِنْ آثَارِ الْقَسْوَةِ: تَحْرِيْفُ الْكَلِمِ عَنْ مَوَاضِعِهٖ... وَمِنْهَا نِسْيَانُ مَا ذُكِّرَ بِهٖ، وَهُوَ تَرْكُ مَا أُمِرَ بِهٖ عِلْمًا وَعَمَلًا۔ (شفاء العليل لابن قيّم:349/1)

دل کی سختی... عذابِ الٰہی

جسمانی بیماریوں کی نوعیت مختلف ہوتی ہے، بعض معمولی ہوتی ہیں اور کچھ جان لیوا... یوں ہی رُوحانی بیماریاں بھی طرح طرح کی ہیں، کچھ کے اثرات وقتی اور ہلکے پھلکے ہوتے ہیں، جب کہ بعض رُوحانی امراض بڑی تباہی کا ذریعہ بن جاتے ہیں۔ اِنہی خطرناک ترین اُمور میں سے ایک دل کی سختی بھی ہے۔ اگر دل سخت ہو جائے اور بندہ اُس کے حوالے سے فکر مند نہ ہو تو آہستہ آہستہ نیکیوں اور بھلائیوں سے دُور ہونے لگتا ہے اور خطرہ ہوتا ہے کہ کہیں ایمان سے ہی محروم نہ ہو جائے۔

سخت دلوں کے لیے وعید: قرآنِ حکیم نے سخت دل لوگوں کے لیے دل ہلا دینے والی دھمکی بیان فرمائی ہے۔

اِرشادِ ربّانی ہے: اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ فَوَيْلٌ لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ۔ ”تو کیا جس شخص کا سینہ اللہ نے اسلام کے لیے کھول دیا، وہ اپنے رب کی طرف سے نور (ہدایت) پر قائم ہو (وہ اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جس کے دل پر اللہ نے گمراہی کی مہر لگا دی ہو؟) تباہی ہے اُن لوگوں کے لیے جن کے دل اللہ کو یاد کرنے کے بجائے سخت ہو گئے، وہ کھلی گمراہی میں ہیں۔“ [الزمر 22:39]

سب سے بڑی سزا: تیسری صدی ہجری کے بہت بڑے بزرگ شیخ المشائخ خواجہ حُذَیفہ مَرعَشی علیہ الرحمہ نے فرمایا: مَا أُصِيْبَ أَحَدٌ بِمُصِيْبَةٍ أَعْظَمَ مِنْ قَسَاوَةِ قَلْبِهٖ۔ یعنی بندے کے لیے سب سے بڑی مصیبت یہ ہے کہ اُس کا دل سخت ہو جائے۔

(حلیۃ الأولیاء وطبقات الأصفیاء، ج:8، ص:269، مطبعۃ السعادۃ۔ صفۃ الصفوۃ، ج:2، ص:412، دار الحدیث)

دل سخت ہونے کے اسباب: قرآن وسنّت میں اُن اُمور سے متعلق راہ نمائی عطا کی گئی ہے جن کی وجہ سے دل سخت ہو جاتا ہے۔ اُن میں سے چند باتیں یہ ہیں:

1) **یادِ الٰہی سے اِعراض:** جسم کی ساری بہار زندگی کے ساتھ ہے اور دل کی تمام تر رَونق یادِ الٰہی سے ہے، روح بدن سے نکل جائے تو جسمانی زندگی ختم ہو جاتی ہے، یوں ہی اگر بندہ ربّ تعالیٰ کو یاد نہ کرے تو رُوحانیت اور رقّتِ قلبی سے محروم ہو جاتا ہے۔

2) **گناہوں کی کثرت:** بندہ گناہ کرتا ہے تو دل کے آئینے پر سیاہ داغ لگ جاتا ہے، مسلسل گناہوں اور توبہ سے غفلت کے نتیجے میں ایک دن سارا دل سیاہ اور سخت ہو جاتا ہے۔

3) **فُضول گوئی:** زبان کی حفاظت نہ کرنا / اُسے فضول باتوں میں مصروف رکھنا بھی دل سخت ہونے کے اسباب میں سے ہے۔

4) **گانا:** گانے باجے کا شوق بھی اُن چیزوں میں سے ہے جو دل کی نرمی چھین لیتے ہیں۔

اشک بار آنکھیں عطا ہوں دل کی سختی دُور ہو! کشکول لیے آیا ہوں تیری بارگاہ میں یارب!

علاجِ سختیِ دل کی ضرورت

ہر شخص ظاہری بیماریوں سے بچاؤ کی کوشش کرتا ہے اور خدانخواستہ کوئی بیماری لاحق ہو جائے تو اُس کے علاج کی فکر ہوتی ہے۔ ایسا کرنا ضروری ہے؛ کیونکہ اگر جسم بیمار ہو تو زندگی کا لطف پھیکا پڑ جاتا ہے، بلکہ بعض اوقات بیماری جان بھی لے لیتی ہے.. نہ جانے ہم اِس بات کی طرف توجّہ کیوں نہیں کرتے کہ باطنی امراض ظاہری بیماریوں سے کہیں زیادہ خطرناک ہیں، اُن سے بچاؤ کے لیے زیادہ کوشش کرنی چاہیے اور خدانخواستہ کوئی باطنی بیماری لاحق ہو جائے تو اُس کے علاج کی فکر زیادہ ہونی چاہیے؛ کیونکہ جب باطن اور دل بیمار ہوتا ہے تو ایمان کا مزہ پھیکا پڑ جاتا ہے، بلکہ زیادہ غفلت کا مظاہرہ کیا جائے تو بعض اوقات دل مُردہ ہو جاتا ہے، نَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنْ ذٰلِکَ۔

قَسْوَتِ قلب / سختیِ دل کی بیماری کا علاج نہ کرنے والوں کو ربِّ کریم کے اِس ارشاد پر غور کرنا چاہیے: اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ ۙ وَلَا یَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَیْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَكَثِیْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ۔ ”کیا ایمان والوں کے لیے ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ اُن کے دل جھک جائیں اللہ کی یاد اور اُس حق کے لیے جو نازل ہوا ہے اور وہ اُن جیسے نہ ہوں جنہیں پہلے کتاب دی گئی پھر اُن پر طویل مدّت گزری تو اُن کے دل سخت ہو گئے اور اُن میں سے بہت سارے فاسق ہیں۔“ [الحدید 16:57]

شبِ براءت کے موقع پر یہی آیتِ کریمہ پہلی صدی ہجری کے عظیم الشان بزرگ حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ کی توبہ کا سبب بنی۔ پہلے آپ گناہوں میں مبتلا تھے۔ ایک بیٹی عطا ہوئی جس سے آپ کو بے حد محبّت تھی۔ اللہ کا کرنا کہ دو سال کی عمر میں وہ بیٹی وفات پا گئی اور آپ کو بہت صدمہ ہوا۔ آپ فرماتے ہیں: میری زندگی میں تبدیلی کا آغاز یوں ہوا کہ شبِ براءت ہی شبِ جمعہ تھی، مَیں نمازِ عشا پڑھے بغیر سو گیا، خواب دیکھا کہ لوگ قبروں سے باہَر نکل کر میدانِ حشر میں جمع ہیں۔ ایک خوف ناک اژدھا (بڑا سانپ) مُنہ کھولے تیزی سے میری طرف بڑھنے لگا، مَیں اُس سے بچنے کے لیے بہت بھاگا اور ایک بلند ٹیلے پر چڑھا، وہاں سے جہنم کا ہول ناک منظر دیکھا۔ پھر بھاگتے ہوئے ایک پہاڑ پر چڑھا، وہاں کچھ بچے میرے لیے ڈھال بن گئے، جن میں میری وفات یافتہ بیٹی بھی تھی۔ اُس نے ہاتھ سے سانپ کو بھگا دیا اور میری گود میں بیٹھ گئی۔ وہ میری داڑھی پر اپنا دایاں ہاتھ رکھ کر پیار سے یہ آیتِ کریمہ پڑھنے لگی: اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ ۔۔ ”کیا ایمان والوں کے لیے ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ اُن کے دل جھک جائیں اللہ کی یاد اور اُس حق کے لیے جو نازل ہوا ہے۔۔۔“ میرا دل نرم ہو گیا اور آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ مَیں نے کہا: بیٹی! تمھیں قرآنِ مجید کا علم ہے؟ کہنے لگی: یَا أَبَتِ! نَحْنُ أَعْرَفُ بِهٖ مِنْكُمْ۔ یعنی بابا جان! ہم وفات یافتہ آپ زندہ حضرات سے زیادہ قرآنِ حکیم کو سمجھتے ہیں۔ پھر اُس نے بتایا کہ وہ سانپ آپ کا بُرا عمل تھا جو آپ کو ہلاک کرنا چاہتا تھا اور ہم بچوں کو یہاں پر اللہ کریم نے مسلمانوں کی شفاعت کے لیے رکھا ہے۔ بس اتنا دیکھا تھا کہ آنکھ کھل گئی۔ اِس خواب اور آیتِ کریمہ کے ذریعے مجھے توفیقِ توبہ نصیب ہوئی۔ (روض الریّاحین، حکایت: 151)

شبِ براءت اور دل کی نرمی

ماہِ شعبان المعظّم جاری ہے، اِس کی پندرہویں رات کو ہمارے عرف میں شبِ براءت کہا جاتا ہے۔ اِس سال (1447ھ) یہ رات آنے والے منگل اور بدھ کی درمیانی شب[1] ہوگی۔

شبِ براءت میں ربِّ کریم مسلمانوں کو خاص رحمت سے نوازتا ہے اور بہت زیادہ گناہوں کی مغفرت فرماتا ہے۔[2]

اُمّ المؤمنین سیدتنا عائشہ صدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَنْزِلُ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَيَغْفِرُ لِأَكْثَرَ مِنْ عَدَدِ شَعْرِ غَنَمِ كَلْبٍ۔ ”شعبان کی پندرہویں رات اللہ تعالیٰ آسمانِ دُنیا کی طرف (اپنی خاص رحمتوں، انوار و تجلیات اور عطاؤں کا) نزول فرماتا ہے، چنانچہ قبیلۂ بنو کلب کی بکریوں کے بالوں سے زیادہ (گناہوں) کی بخشش فرما دیتا ہے۔“ (جامع ترمذی، حدیث: 739۔ سننِ ابنِ ماجہ، حدیث: 1389۔ حسن لغیرہٖ)

اِسی رحمت و مغفرت کا نتیجہ ہے کہ شبِ براءت میں بے شمار مسلمانوں کے دلوں کی کیفیت بدل جاتی ہے.. لوگ مساجد میں حاضر ہوتے ہیں... نمازوں کے ساتھ ساتھ ذکرِ الٰہی اور ذکرِ مصطفوی سے دلوں کو آباد کرتے ہیں... آنکھوں سے آنسو رواں ہوتے ہیں اور توبہ و استغفار کی سعادت حاصل ہوتی ہے۔

کسی بھی وقت میں اللہ تعالیٰ کی رحمت کے آثار محسوس ہوں تو اُسے غنیمت سمجھنا چاہیے اور موقع کو ہرگز ضائع نہیں کرنا چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ سے مروی ہے: مَنْ فُتِحَ لَهُ بَابٌ مِّنَ الْخَيْرِ فَلْيَنْتَهِزْهُ، فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي مَتَى يُغْلَقُ عَنْهُ۔ ”جس کے لیے بھلائی کا کوئی دروازہ کھولا جائے (اُسے کسی اچھے عمل کی توفیق سے نوازا جائے، کوئی نعمت عطا ہو) تو وہ اُسے غنیمت سمجھے (تاخیر کیے بغیر اُس سے بھرپور فائدہ اُٹھائے)؛ بلاشبہ اُسے معلوم نہیں کہ وہ دروازہ اُس کے لیے کب بند کر دیا جائے۔“

(الزهد والرقائق لابن المبارك، ص: 38، رقم: 117۔ الزهد للإمام أحمد، رقم: 2335۔ مسند الشهاب، ج: 1، ص: 268، رقم: 435، 436)

چنانچہ ہمیں یہ سیکھنا بھی چاہیے کہ شبِ براءت کی برکتیں کیسے لُوٹ سکتے ہیں اور پھر اُس پر عمل بھی کرنا چاہیے۔

---

[1] 03 اور 04 فروری 2026ء کے درمیان والی رات۔

[2] مشہور نجدی نقّاد اَلبانی نے لکھا: مختلف اسناد جمع کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ فضیلتِ شبِ برأت والی حدیث بلاشبہ صحیح ہے، اگر کوئی کہتا ہے کہ شبِ برأت کے بارے کوئی حدیثِ صحیح نہیں تو یہ اُس کی کم علمی ہے۔ (سلسلۃ الأحادیث الصحیحۃ، ج: 3، ص: 138، زیرِ حدیث: 1144، ملخصًا، مکتبۃ المعارف)

مفتی محمد شفیع (دیوبندی) نے لکھا: شبِ براءت کی فضیلت والی روایات اگرچہ باعتبارِ سند کے ضعیف ہیں، لیکن تعدّدِ طرق اور تعدّدِ روایات سے اُن کو ایک طرح کی قوت حاصل ہو جاتی ہے؛ اِس لیے بہت سے مشائخ نے اِن کو قبول کیا ہے؛ کیونکہ فضائلِ اعمال میں ضعیف روایات پر عمل کرنے کی بھی گنجائش ہے۔ (معارف القرآن، ج: 7، ص: 758)

شبِ براءت میں اُمورِ خیر کا اہتمام

شبِ براءت میں زیادہ سے زیادہ نیکیاں کمانی چاہییں... تلاوتِ قرآنِ مجید، فرض نماز کے علاوہ قضا اور پھر نفلی نمازوں کا اہتمام، روزے کی سعادت، مسلمانوں کی خیر خواہی اور دیگر بھلائی کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیے۔

نمازباجماعت کااہتمام: شبِ براءت سمیت ہر رات کا سب سے اہم عمل یہ ہے کہ نمازِ عشا اور نمازِ فجر باجماعت ادا کی جائے؛ نفلی کاموں میں سُستی کرنے پر جواب طلبی نہیں ہوگی، لیکن فرائض ادا کرنے میں غفلت کی تو بندہ سزا کا حق دار ٹھہرے گا۔ کتنی بڑی بات ہے کہ حضور ﷺ کے طفیل ربِّ کریم عشا اور فجر باجماعت ادا کرنے پر پوری رات عبادت کرنے کا ثواب عطا فرماتا ہے۔

سیدنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جانِ عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ، وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهُ۔[1] "جس شخص نے نمازِ عشا باجماعت ادا کی گویا اُس نے آدھی رات قیام کیا (اللہ تعالیٰ اُسے رات کے نصفِ اوّل میں نوافل ادا کرنے اور ذِکر و وظائف میں مشغول رہنے کا ثواب عطا فرمائے گا) اور جس نے نمازِ فجر باجماعت ادا کی گویا اُس نے پوری رات نماز پڑھی (اللہ تعالیٰ اُسے رات کے نصفِ آخر میں نوافل ادا کرنے اور ذکر و وظائف میں مشغول رہنے کا ثواب عطا فرمائے گا)۔" (صحیح مسلم، حدیث:656)

باری تعالیٰ نماز باجماعت ادا کرنے پر رات بھر عبادت کا ثواب دے اور بندہ یہ بھی نہ کر سکے تو بہت بڑی نالائقی ہے۔

دُعاؤں کااہتمام: ربِّ کریم پسند فرماتا ہے کہ بندہ اُس کی بارگاہ میں فریاد کرے اور عاجزی وزاری کے ساتھ دُعائیں مانگے؛ لہٰذا دُعا سے کبھی بھی غافل نہیں ہونا چاہیے، خصوصًا جب اللہ تعالیٰ کی رحمت جوبَن پر ہوتی ہے اور دل نرم ہو جاتا ہے اُس وقت دُعاؤں کا خوب اہتمام کرنا چاہیے۔

رسول اللہ ﷺ سے مروی ہے: اِغْتَنِمُوا الدُّعَاءَ عِنْدَ الرِّقَّةِ؛ فَإِنَّهَا رَحْمَةٌ۔[2] "جب دل نرم ہو تو دُعا کی خوب کوشش کرو! یقیناً یہ اللہ پاک کی رحمت (کا وقت) ہے (جس میں قبولیت کی اُمّید بڑھ جاتی ہے)۔"

(الترغيب في فضائل الأعمال وثواب ذلك لابن شاهين، ص:55، رقم:152۔ مسند الشهاب للقضاعي، ج:1، ص: 402، رقم:691۔ قال المناوي في التيسير [177/1]: وإسناده حسن)

---

[1] (صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهُ) أَيْ: بِانْضِمَامِ ذٰلِكَ النِّصْفِ، فَكَأَنَّهُ أَحْيَا نِصْفَ اللَّيْلِ الْأَخِيرِ، أَوْ يَكُونُ إِشَارَةً إِلٰى أَنَّ قِيَامَ الصُّبْحِ أَفْضَلُ مِنْ قِيَامِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ... (مرقاة المفاتيح شرح مشكوة المصابيح، تحت الحديث:630)

[2] قَالَ الشَّيْخُ الْمَنَاوِيُّ: (فَإِنَّهَا رَحْمَةٌ) أَيْ: فَإِنَّ تِلْكَ الْحَالَةَ سَاعَةُ رَحْمَةٍ تُرْجٰى فِيهَا الْإِجَابَةُ۔ (التيسير بشرح الجامع الصغير: 177/1)

شبِ براءت... توبہ واستغفار کی رات

ارحم الراحمین جَلَّ مَجْدُہٗ شبِ براءت میں بے شمار گناہوں کی مغفرت عطا کرتا ہے۔ چنانچہ اِس میں توبہ واستغفار کا خوب اہتمام کرنا چاہیے۔ یعنی حقوق اللہ اور حقوق العباد کی معافی کا جو طریقہ سکھایا گیا ہے اُس کے مطابق اپنی بخشش کے لیے کوشش کرنی چاہیے۔

حقوق اللہ سے متعلق توبہ: جن گناہوں کا تعلق حقوقُ اللہ سے ہے، جیسے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور قربانی وغیرہ کی ادائیگی میں سُستی کرنا، بدنگاہی، قرآنِ پاک کو بے وضو ہاتھ لگانا، شراب نوشی اور فحش گانے سننا... اِن کی توبہ یوں ہے کہ:

1) اگر عبادات میں کوتاہی ہوئی تو توبہ کرنے کے ساتھ ساتھ اُن عبادات کی قضا بھی واجب ہے۔ مثلاً نمازیں چھوٹ گئیں یا روزۂ رمضان میں غفلت ہوئی تو اِن کا حساب لگا کر قضا کرے۔ اگر زکوٰۃ کی ادائیگی میں کوتاہی ہوئی تو حساب کر کے ذمّہ داری پوری کرے اور حج فرض ہونے کے باوجود ادا نہیں کیا تھا تو اب ادا کرے۔

2) فرض عبادات چھوڑنے کے علاوہ کوئی گناہ ہو.. مثلاً بدنگاہی، شراب نوشی وغیرہ.. تو اُس کی معافی کے لیے ندامت و شرمندگی کا اِظہار کرتے ہوئے بارگاہِ الٰہی میں توبہ کرے اور نیکیاں کرنے میں مشغول ہو جائے۔

حقوق العباد سے متعلق توبہ: بندوں کی حق تلفی، جیسے چوری، غیبت، چغلی، کسی کو اذیت دینا، ماں باپ کو ستانا، امانت میں خیانت کرنا، قرض لے کر واپس نہ کرنا وغیرہ، ان کی معافی اِس طریقے سے ہو گی:

i. اگر کسی کی عزّت و آبرو میں دست اندازی کی... مثلاً کسی کو گالی دی یا تہمت لگائی یا ڈرایا دھمکایا.... تو توبہ تب مکمل ہو گی جب اللہ تعالیٰ سے معافی طلب کرنے کے ساتھ ساتھ اُس مظلوم سے بھی معافی مانگے۔

ii. اگر مالی معاملے میں شریعت کی خلاف ورزی کی... مثلاً امانت میں خیانت کی یا قرض لے کر دَبا لیا یا کوئی چیز خریدی اور رقم ادا نہیں کی... تو اللہ تعالیٰ اور اُس مظلوم سے معافی مانگنے کے ساتھ ساتھ اُسے اُس کا مال بھی واپس کرے یا معاف کروالے۔[1]

وضاحت: یہ اُمور بھی ذہن نشین ہونا ضروری ہیں کہ:

1) ظاہری گناہوں کی طرح باطنی گناہوں... مثلاً تکبُّر، رِیاکاری اور حسد... سے بھی توبہ ضروری ہے۔

2) گناہِ جاری... جیسے کسی کو بدنگاہی میں مبتلا کیا یا فحش مواد دیکھنے کی ترغیب دی یا بے حیائی پر مشتمل تصاویر / ویڈیوز شیئر کیں.... اِس میں گناہ سے توبہ کے ساتھ ساتھ ترغیب دینے سے بھی توبہ لازم ہے، نیز جسے گناہ کی رغبت دی تھی اب اُسے توبہ کی ترغیب دے۔

3) جو گناہ کسی پر ظاہر نہ ہوا ہو اُس کی توبہ پوشیدہ طور پر کرے اور اگر گناہ اِعلانیہ کیا ہو تو اس کی توبہ بھی برسرِ عام کرے۔

---

[1] اگر وہ شخص انتقال کر گیا ہو تو اس کے وُرثا کو مال دے یا اُن سے معاف کروائے۔ اگر اُس شخص کا اور اُس کے وُرثا کا علم نہیں تو اُتنا مال اُس کی طرف سے صدقہ کرے اور نیت رکھے کہ بعد میں علم اور مطالبہ ہوا تو حق ادا کروں گا اور اُن کے لیے دعائے مغفرت کرتا رہے۔ (فتاوٰی رضویہ: 21/121، 122، ملخصًا)

حرفِ آخر: براءت کی رات میں رحمت کی برسات اور رِقّت کی سوغات

انسان کا دل بہت قیمتی، بلکہ اَنمول ہے... لیکن زیادہ تر لوگ اِس کی قدر نہیں کرتے۔ ہم اپنے ظاہر کو سنوارتے رہتے ہیں؛ کیونکہ اُس پر لوگوں کی نظر پڑتی ہے، مگر دل کو سنوارنے کی فکر نہیں کرتے، حالانکہ ربّ العالمین کی نگاہِ رحمت دل پر ہوتی ہے۔

دل کی حالتیں اور کیفیتیں بدلتی رہتی ہیں، یہ کبھی پتھر سے بھی زیادہ سخت ہو جاتا ہے اور کبھی موم سے بھی زیادہ نرم ہو جاتا ہے۔ رِقّتِ قلب / نرم دلی خالقِ کائنات جَلَّ مَجْدُہٗ کا بہت بڑا اِنعام ہے، جب کہ قَسْوَتِ قلب / سخت دلی بندے کے گناہوں کی کڑی سزا ہے۔ مالکِ کریم جَلَّ جَلَالُہٗ جسے بہت نوازنا چاہے اُس کے دل کو نرم فرما دیتا ہے، پھر اُس خوش نصیب کے لیے ہدایت کے کئی راستے اور رحمتوں کے بے شمار دروازے کھول دیتا ہے.... جب کہ بے نیاز عَزَّ اِسْمُہٗ کسی کو اُس کے کرتوتوں کی سزا دینا چاہے تو اُس کا دل سخت ہو جاتا ہے، اِس کے نتیجے میں اُس بندے کے لیے شر کی کئی راہیں اور محرومیوں کے نہ جانے کتنے ابواب کھل جاتے ہیں۔

شبِ براءت میں مالکِ مہربان مسلمانوں پر ایسی رحمتیں نازل فرماتا ہے کہ دل نرم ہو جاتے ہیں اور بندوں کو سنورنے اور بدلنے کا موقع ملتا ہے۔ یہ شب منگل کے بعد ہمیں نصیب ہو گی۔ اِس مناسبت سے آج کے خطبہ میں "دل کی رِقّت اور شبِ براءت کی برکت" کے عنوان پر گفتگو کی گئی۔ چند اہم نکات یہ ہیں:

- نرم دل وہ ہوتا ہے: جس میں ربِّ ذوالجلال کا خوف اور مصطفیٰ کریم ﷺ کا عشق ہو... اُسے اطاعت کا شوق اور اُس کی لذّت نصیب ہو... قرآن وسنّت سے نصیحت قبول کرے، موت سے غافل نہ ہو اور مسلمانوں کی خیر خواہی سے سرشار ہو۔
- دل کی سختی یہ ہے کہ اُس میں خوفِ الٰہی اور عشقِ مصطفوی کا چراغ بجھنے لگے... شریعت پر عمل کی لذت چھن جائے.. آیات واحادیث پڑھنے، سننے سے کوئی اثر نہ ہو... آخرت سے غافل ہو کر ساری توجّہ دُنیا جمع کرنے پر مَرکوز رہے.... تکبُّر، بخل، بدگمانی اور حسد وغیرہ، بُرے اوصاف پیدا ہو جائیں اور دوسروں کی تکلیف سے کوئی پریشانی نہ ہو۔

دل کی سختی کا اِس سے بڑھ کر مظاہرہ کیا ہو گا کہ غزّہ میں اکتوبر 2023ء سے ظلم جاری ہے اور اُمّت کچھ کرنے کے بجائے عالمی برادری سے مطالبے کر رہی ہے۔ اب امن بورڈ تشکیل پایا ہے اور پاکستان نے بھی اُس میں شمولیت اختیار کر لی ہے، مگر یہ خدشہ اپنی جگہ باقی ہے کہ اگر مظلوموں کی دادرَسی کے لیے بننے والے بورڈ کی گرفت خود ظالم کے پاس ہو تو مظلوم کی کیا دادرَسی ہو گی!

- شبِ براءت سمیت رحمت کے ہر موقع سے بھرپور فائدہ اُٹھانے کی کوشش کرنی چاہیے، جو کوشش کرے اُسے نواز دیا جاتا ہے:
  - سب سے اہم کام یہ ہے کہ نمازِ عشا اور نمازِ فجر باجماعت ادا کریں۔
  - اگر کوئی قضا نماز ذمّے میں باقی ہو تو اُسے بجالائیں، ورنہ نوافل کی سعادت حاصل کریں۔
  - تلاوتِ قرآنِ مجید، دُرودِ پاک، اَوراد ووَظائف اور دیگر اُمورِ خیر میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیں۔
  - ربِّ کریم سے عاجزی وانکساری کے ساتھ خوب دُعائیں مانگیں اور اگلے دن کے روزے کا اہتمام کریں۔

❖ ”براءت“ کا معنٰی چھٹکارا ہے، یعنی یہ گناہ گاروں کے لیے جہنم سے چھٹکارے کی رات ہے؛ لہٰذا اپنے گناہوں سے سچی توبہ کر کے خود کو بدلنے اور سنوارنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

توبہ واستغفار کی برکت سے جہاں معافی ملتی ہے وہاں (کراچی کے) سانحۂ گل پلازہ جیسے مصائب سے بھی حفاظت نصیب ہوتی ہے۔

❖ اگر کسی بندے کو شبِ براءت میں بھی رِقّت کی اور توبہ کی توفیق نصیب نہ ہو تو اُسے اپنی سخت دلی کے حوالے سے سنجیدگی کے ساتھ فکر مند ہونا چاہیے اور اپنی بیماری کا علاج کرنا چاہیے؛ کیونکہ سخت دلی کا انجام بہت خطرناک ہو سکتا ہے۔

شاعرِ نظامیہ مولانا محمد ثاقب افضل رضوی نے خوب کہا:

ہے مغفرت سے سجی ہوئی شب، شبِ براءت شبِ براءت		ہمیں دِلاتی ہے رحمتِ رب، شبِ براءت شبِ براءت
خُدا سے اِس شب دُعائیں مانگو! سلامتی اور عطائیں مانگو!		کرے گی پورے تمہارے مطلب، شبِ براءت شبِ براءت
گزر چلی ہے حیات ساری، گناہ کب تک رہیں گے جاری		چلو کریں توبہ آگئی اب، شبِ براءت شبِ براءت
دلوں میں سُوز و گداز بھر دے، یہ آنکھوں کو اشک بار کر دے		بنائے نیکی کے سلسلے سب، شبِ براءت شبِ براءت
کرو کبیرہ سے سچی توبہ، ہو عزم اب نہ یہ جرم ہو گا		بہارِ بخشش دِکھائے گی تب، شبِ براءت شبِ براءت
فضول خرچی پٹاخے بازی، نہیں ہے اچھی نہیں ہے اچھی		بنائی رب نے ہے اِس لیے کب، شبِ براءت شبِ براءت
بُھلا کے ساری شرارتیں ہم، کریں گے ثاقب عبادتیں ہم		جمال اپنا دکھائے گی جب، شبِ براءت شبِ براءت

شرعی مسئلہ: شبِ برات کو بارگاہِ الٰہی میں اعمال نامے پیش کیے جاتے ہیں، اِس مناسبت سے ہمارے ہاں ایک دوسرے سے معافی مانگنے کا رواج ہے، جو کہ بہت اچھی بات ہے۔ معافی مانگنے کا جدید طریقہ یہ ہے کہ SMS، واٹس ایپ یا دیگر سوشل ذرائع سے تمام دستیاب نمبروں پر معافی نامے بھیج دیا جاتا ہے۔ اِس حوالے سے چند باتیں پیشِ نظر ہونی چاہییں:

⇐ سب سے پہلے اُن لوگوں کی فہرست بنائیے جن کے بارے میں معلوم ہے کہ مجھ سے اِن کی حق تلفی ہوئی ہے! پھر اُن سے رابطہ کر کے حق ادا کیجیے یا معافی کی درخواست کیجیے۔ پھر اگر احتیاطاً ہر ایک سے معافی مانگ لی تو بہت اچھا ہے.. لیکن جن کی حق تلفی کی ہے اُن سے معذرت کا نام ہی نہ لیں اور باقی سب کو میسج کر دیں تو اس کا مطلب ہے کہ یہ معافی کی رسمی درخواست ہے، حقوق العباد کی ادائیگی کا بوجھ سر سے اُتارنا مقصود نہیں ہے۔

⇐ معافی کی درخواست دل سے ہونی چاہیے، جس کی نشانی یہ ہے کہ آئندہ حق تلفی اور ظلم سے باز رہے۔ اگر زبان یا تحریر سے معافی مانگ رہے ہیں اور رویے میں کوئی تبدیلی نہیں تو یہ معافی کی درخواست نہیں، بلکہ مذاق اور دل آزاری ہے۔

⇐ جب ہم سے کسی شخص کی حق تلفی ہو جائے تو معافی مانگنے کے لیے شبِ برات کا انتظار کرنا کم عقلی ہے، کیا معلوم شبِ برات تک زندگی نصیب ہو یا نہ ہو! لہٰذا فوری طور پر حق ادا کرنا چاہیے یا معافی مانگ لینی چاہیے۔

⇐ ”مَیں نے تمام حقوق معاف کیے“، اِس طرح کے جملوں سے بہت سارے حقوق معاف ہو جاتے ہیں، تاہم کچھ حقوق سنگین ہوتے ہیں، اُن کے بارے میں واضح طور پر کہنا ہوتا ہے کہ مَیں نے آپ کی فلاں حق تلفی کی تھی، وہ مجھے معاف کر دیں۔

اللہ تعالیٰ سرکارِ دوعالَم ﷺ کے طفیل ہمیں اپنی براءت کے لیے فکر مند ہونے کی توفیق سے نوازے اور شبِ براءت سمیت رحمت کے ہر موقع سے بھرپور فائدہ اُٹھانے کی توفیق عطا فرمائے! مالکِ مہربان ہمارے دلوں میں اپنی خشیت عطا فرمائے اور رِقّتِ قلبی کی سعادت سے بہرہ مند فرمائے۔

خالقِ کریم سانحۂ گل پلازہ کے شہیدوں کے درجات بلند فرمائے اور متأثرین کو نقصان کا نعم البدل عطا کرے!

قادرِ مطلق اہلِ غـــزہ سمیت دُنیا بھر کے مظلوم مسلمانوں کی مدد فرمائے، امریکہ اسرائیل گٹھ جوڑ کے شر سے اُمّت کو محفوظ رکھے! اوراسرائیل کو تمام اتحادیوں سمیت نشانِ عبرت بنائے!

ربِّ کریم اہلِ پاکستان کو ہر قسم کی اندرونی وبیرونی سازشوں سے محفوظ رکھے، ملک کی تمام سرحدات کی حفاظت فرمائے! اِسے امن وسلامتی کا گہوارہ بنائے! اور تمام اربابِ اختیار کو اسلام کا خدمت گزار اور عوام کا خیر خواہ کردے!

آمین بجاہِ النّبیِّ الکریم ﷺ!